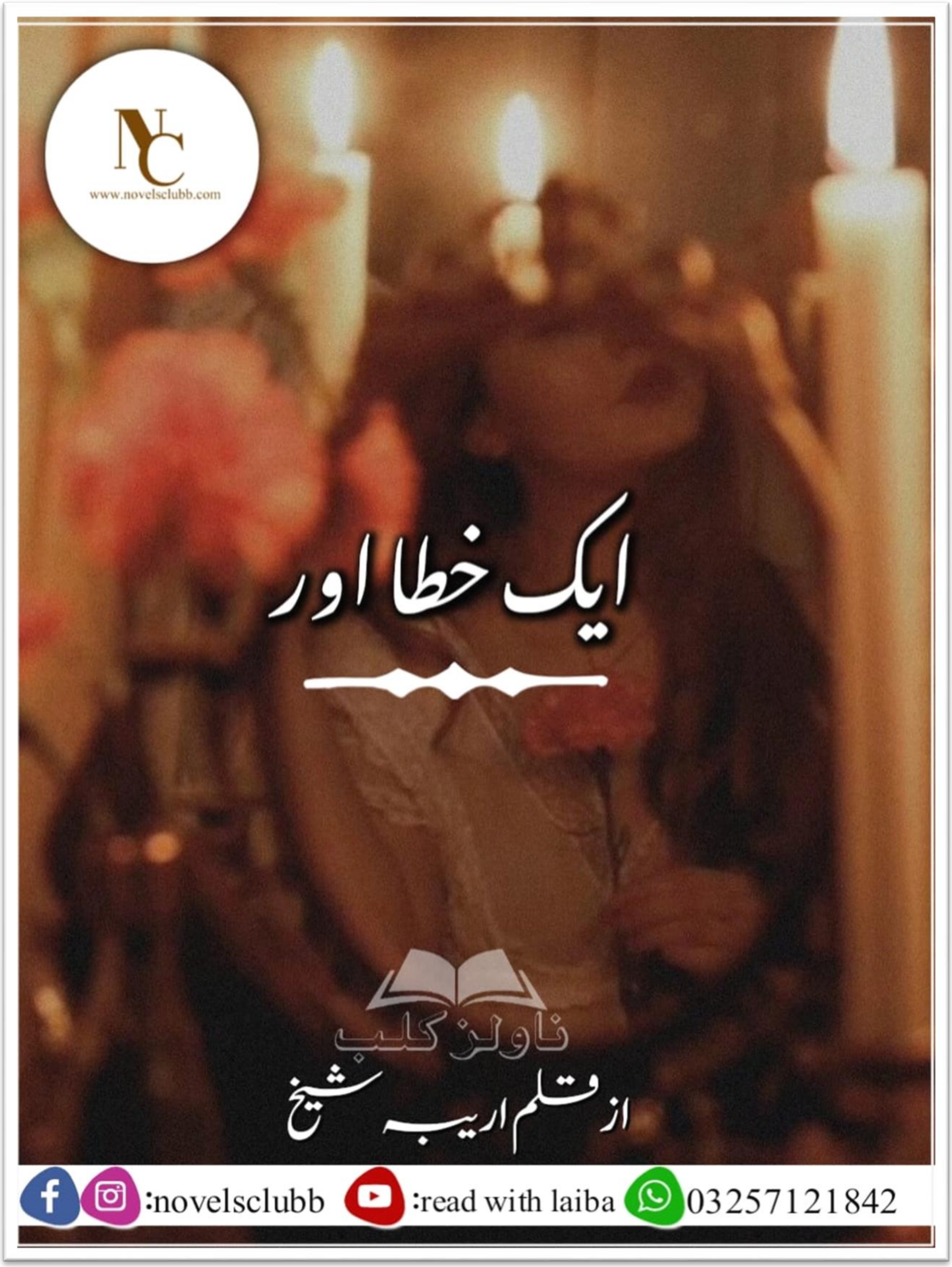
www.novelsclubb.com
ایک خطا اور
ناولز کلب
از قلم اریبہ شیخ
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

ایک خطا اور

از قلم

اریبہ شیخ

www.novelsclubb.com

" پہلی قسط "

یہ کہانی ہے اُس سیاہ سنگِ مرمر کے محل میں دفن ایک راز کی۔۔۔

کسی کی سسکیوں اور آہوں کی داستان کی۔۔

یہ کہانی ہے محبت کے اختتام کی۔۔۔

اُس اختتام کو برباد کرنے والی اُس ایک خطا کی۔۔۔۔

کسی کی زندگیوں میں زہریلے سانپ کی مانند۔۔۔

نامحرم کی محبتوں کے انجام کی۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یہ کہانی ہے اداصم جعفری کی۔۔

ابلیس کے ورغلانے کے نتائج کی۔۔

یہ کہانی ہے سنیہا مرتضیٰ کی۔۔

زندگی میں لڑکھڑا کر چلنے والوں کی۔۔

یہ کہانی ہے نیمل جعفری کے سوال "کیوں" کی۔۔

یہ کہانی ہے بھٹک کر سنبھلنے والوں کی اور سنبھل کر بھٹکنے والوں کی۔۔

یہ کہانی ہے زندگی اور موت کے جواب کی۔۔

یہ کہانی ہے۔۔۔۔۔ایک خطا کی۔۔

ایک خطا اور۔۔۔تحریر اریبہ شیخ۔۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

www.novelsclubb.com

"پتہ ہے دُنیا میں سب سے بڑا انعام کیا ہوتا ہے"۔۔۔"

موت"۔۔۔بہت سے دکھروں سے بچالیتی ہے۔"

ایک آنسو بے مول ہوتا اُس کے رخسار پر لڑکھتا چلا گیا۔وہ اُس پُل پر آنکھیں موندے کھڑا تھا۔ہر طرف سنسناہٹ کا ساراج تھا۔تاریک پُل۔۔۔سیاہی تھامے سنسان سا بھیانک معلوم ہو رہا تھا۔۔پھر اُس پُل کے اطراف میں یک دم وہ سیاہی مزید پھیل گئ۔پانی کے بہنے کی زوردار آواز نے فضا میں ارتعاش پیدا کیا۔پھر پل میں وہاں سب ساکت ہو گیا۔۔سب کچھ۔۔

۔جیسے وہ پانی کچھ بہت قیمتی چیز اپنے ساتھ بہا کر لے جا چکا ہو۔۔اب وہاں کسی ذی روح کا نشان ڈھونڈھنے سے بھی نہ ملا۔۔

بس ایک پل کی بات تھی۔۔اور ایک نئ کہانی کا آغاز ہو چکا تھا۔۔۔کسی کی موت کے ساتھ۔۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ایک ایسی کہانی جو بہت سی زندگیوں کو اپنے ساتھ روندنے والی تھی۔۔۔جو کسی کی زندگیوں میں نیا انقلاب لانے والی تھی۔۔ایک ایسی کہانی جو اپنے کرداروں کو اُن کے سوالوں کے جوابات دینے والی تھی۔۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

"خدا تو بہت رحم دل ہے اماں بی۔۔بس خدا کے بندے بہت ظالم ہیں۔"

اماں بی جائے نماز کو تہہ لگتی مسکراتی اپنی پوتی کی بات سن رہی تھی۔۔کہ یک دم اُس کی کہی بات پر ٹھٹک کر رک گئی۔

"تو بیٹے خدا سے لو لگا لو, اُس کے بندوں سے کیوں اُمید رکھتی ہو؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ تو کندھوں پر بھی تبھی اٹھاتے ہیں۔۔جب منو مٹّی تلے دفنانا ہو۔۔اُن سے کیا اُمید "رکھنی۔۔

اور اگر خدا ناراض ہو تو؟"۔۔ہچکچا کر پوچھا گیا۔۔"

خدا کبھی اپنے محبوب بندوں سے ناراض نہیں ہوتا بچے۔۔بس یہ تو ہم ہوتے ہے جو ناراضگی کو" وجہ بنا کر اُس سے دور ہو جاتے ہے"۔

اماں بی اُس کچے مکان کے صحن میں چارپائی پر بیٹھی اُس کے سر کو نرمی سے اپنی گود میں لیے اُس کے بالوں کو سہلانے لگی۔۔

اماں بی۔۔۔

www.novelsclubb.com

جی میرا بچہ۔۔۔نرمی سے جواب دیا گیا۔۔

اور اگر کوئی خطا ہو جائے تو؟..کوئی ایسا فعل جو اللہ پاک کو ناپسند ہو۔۔مگر آپ لاکھ توبہ کرنے" ..."کے باوجود بھی وہ کام کرنا نہ چھوڑ سکو تو؟

"پھر بس ایک فیصلے کی گنجائش بچتی ہے۔۔"

کیسا فیصلہ؟"..سنیہا کو جیسے جاننے کی بہت جلدی تھی۔۔"

اماں بی اُس کی جلد بازی پر مسکرا اٹھی۔۔

کتنی پرسکون زندگی ہوتی ہے نا, خوشحال تو نہیں۔۔ مگر مطمئن۔۔۔۔اطمینان والی۔۔۔ایک" کچے صحن کے گھر میں بھی۔۔۔۔

"اور کچھ لوگ تو سنگِ مرمر کے محلوں میں بھی بے چین رہتے ہیں۔۔۔۔

یہ منظر بھی ایک ایسی جگہ کا تھا۔۔

سنگ مرمر کے پتھر سے بنا اعلی درجے کے ذوق اور امیری کی مثال آپ۔۔۔۔۔جدید طرز سے تیار کردہ, رات کی تریکی میں, اس پر لگی زرد قمقموں کی روشنی کی بدولت دور سے دیکھنے میں ایک عالیشان محل ہی تو ثابت ہوتا تھا۔۔۔۔کہ کوئی دیکھتا تو دیکھتا ہی رہ جاتا۔۔ بڑے سے بڑے صابر بھی اسے پانے کی چاہ کرنے لگتے۔۔۔ مگر وہ کیا جانے۔۔۔۔یہ عالیشان محل رات کی تاریکی میں جتنا ستائش کے قابل نظر آتا ہے۔۔۔۔اندر سے وہ تو اس تاریکی سے بھی زیادہ تریک ہے۔۔۔۔اور اُس میں بسے وہ افراد اس سے بھی زیادہ تریک۔۔۔۔۔سیاہ۔۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

فار گڈ سیک۔۔۔انوشے۔بس کرو۔۔جعفری صاحب کی اواز لمحہ بہ لمحہ بلند ہوتی جا رہی تھی۔۔

میں بس کروں, میں۔۔۔اور تم اپنی حرکتوں سے کب بس کرو گے ؟...انوشے بیگم بھی چلا اٹھی۔۔

.. کہنا کیا چاہتی ہو ہاں ؟..بولو تم...انہوں نے انوشے بیگم کو کندھوں سے پکڑ کر جھنجوڑ ڈالا

خود تم جب دیکھو عیاشیاں کرتے پھرو, اور پھر اپنی عیاشیوں کے انجام کو میرے سر پر مسلط کر دو۔۔

..... تم جو چاہے وہ مرضی کرو مگر, مجھ پر اتنی پابندیاں کیوں ؟ہاں

میرے۔۔۔میرے مہمان آرہے ہیں انوشے, اور بہتر یہی ہے کہ تم ابھی گھر پر ہی رہو

۔۔۔۔۔پھر بعد میں جہاں مرضی جانا میری بلا سے۔۔۔۔

اور میری دوستیں۔۔جو میرا اتنا انتظار کر رہی ہیں وہ۔۔ان کا کیا؟....ان کا لہجہ اب حد سے زیادہ اونچا تھا۔۔

انوشے۔۔۔۔۔۔۔جعفر صاحب پوری قوت سے دھاڑے۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تم ابھی کہیں نہیں جاؤ گی سمجھی۔۔۔میرے مہمانوں کو تم ڈیل کرو گی ورنہ تم اچھے سے جانتی ہو کہ میں کیا کیا پابندیاں عائد کروں گا۔۔۔جو تمہیں لائف سٹائل مل رہا ہے نا ترسوں گی تم ۔۔۔جعفر صاحب تن فن کرتے اپنے بجتے موبائل کو یس کرتے وہاں سے کال سننے کے لیے نکل گئے۔۔۔

اور اب وہاں انوشے بیگم چیزیں زور زور سے پٹک رہی تھی۔۔۔واز, گلدان, کانچ ,۔۔۔زوردار اواز کے ساتھ چکنا چور ہوتے جا رہے تھے۔۔۔

اور ایسے میں وہ ایک وجود کمرے کے دروازے کے ساتھ لگا کانوں پہ ہاتھ رکھے خود پر ضبط کے پہرے بٹھائے ہوئے تھا۔۔۔آنسو اس کے رخساروں پر تیزی سے بہتے جا رہے تھے۔۔۔

ماں باپ کی لڑائیوں کا ان کی اولاد پر کیا اثر ہوتا ہے۔۔کاش وہ سمجھ سکتے۔۔۔اُن کا یہ ایک """" غم ان کی اولاد سے ساری زندگی کی خوشیوں کا لُطف چھین لیتا ہے۔۔

""""ان کا سب سے قیمتی سرمایہ ان کا بچپن چھین لیتا ہے۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ خالی خالی آنکھیں لیے اس وسیع ایئرپورٹ کے ہال سے نکلتی۔۔۔اپنی سرزمین کو دیکھتی جا رہی تھی۔۔۔

اب یہاں انے کی وہ اخری وجہ بھی باقی نہ رہی جس کی بنا پر وہ یہاں انے پر خوش ہوتی۔۔۔۔

اس کا کل سرمایہ تو اس سے چھین چکا تھا۔۔۔

کیسی زندگی تھی نا اس کی بھی۔۔۔اپنوں کے ہوتے ہوئے بھی لاوارثوں کی زندگی گزار رہی تھی۔۔۔

وہ ایک حسین۔۔۔اہا۔۔ حسین کے اعلیٰ درجے پر فائز ایک نوجوان لڑکی تھی۔۔۔ڈارک براؤن آنکھیں۔۔۔جو ہر وقت سرد معلوم ہوتی تھی اج اُن میں نمی کی ہلکی سے رمق موجود تھی۔۔سیاہ رنگ کا لباس پہنے جو ہر لحاظ سے قیمتی تھا۔۔۔وہ ہر طور پر مکمل تھی۔۔ مگر اندر کیسی نہ کہا جھانکا ہے۔۔۔وہ نیمل جعفری تھی۔۔

اچانک گاڑی کے تیز ہورن نے اس کے خیالوں میں خلل ڈالا۔۔۔

ڈرائیور ادب سے اس کے سامنے سر جھکا کر اب کھڑا ہو چکا تھا۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

چلیں بی بی جی۔۔۔جنازے کا وقت ہو رہا ہے۔۔۔

اس نے گہرا سانس لیا۔۔۔۔ایک گہرا سانس۔۔جس نے گویا اس کے اندر وحشت انڈیل دی ہو۔۔

ہمم۔۔۔اس نے صرف ایک ہنکارا بھرنے پر استعفار کیا۔۔۔

وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور قدم بقدم اٹھاتی گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئی۔۔

ڈرائیور بھی خاموشی سے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا گاڑی چلانے لگا۔۔

وہ گاڑی کے باہر سے نظر آتے منظر پر آنکھیں ٹکا گئی۔۔

اب اس کا چہرہ سپاٹ تھا اور انکھوں میں کچھ دیر پہلے والی نمی کا نام ونشان نہ تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

سفر طویل تو نہ تھا مگر ہر بڑھتا لمحہ اس پر بھاری جا رہا تھا۔۔۔

وہ جس کو دیکھنے کے لیے بے صبری سے انتظار کیا کرتی تھی۔۔جس کے پاس پہنچنے کے لیے وہ" ..." بے چین ہو جایا کرتی تھی, اج اس سے سامنا نہ ہونے کی وہ شدت سے دعا کر رہی تھی

ایک مختصر راستہ طے کر کے گاڑی اپنی منزل کو رکی۔۔۔وہ ابھی بھی اپنی نظریں باہر کی طرف ہی مرکوز کیے ہوئے تھی۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بی بی جی گھر آگیا ہے۔۔اور اس وقت نیمل نے ایک بار پھر بہت شدت سے دعا کی تھی کہ "کاش وہ ایک مسافر ہی بنی رہتی۔۔۔کبھی اپنی منزل پر نہ پہنچتی"۔۔

گاڑی کا دروازہ کھلا۔۔۔وہ باہر نکلی۔۔۔اس سے اج پھر اس محل سے وحشت محسوس ہوئی تھی۔۔۔

"مگر اج اس وحشت میں آہیں بھی شامل تھی۔۔۔"مصنوعی آہیں۔۔۔

نیمل ہر طرف نگاہ ڈالتی لمبی سی راہداری سے گزرتی جارہی تھی۔۔۔۔وہ باآسانی اپنے دائیں طرف دیکھ سکتی تھی۔۔۔میڈیا کا ہجوم, کھٹاکٹ تصویریں لینے میں مصروف۔۔۔اور اس کا باپ۔۔۔۔ملک کے معروف سیاست دانوں کی ہمدردی وصول کرتا اپنی انکھوں کی نمی کو اپنے پوروں سے چنتا قابل رحم معلوم ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔"منافقت"۔۔۔وہ ایک افسوس بھری نگاہ ان پر ڈالتی اپنے قدم صحن کی طرف بڑھا گئی۔۔۔ صحن میں پہنچتے ہی اس کے قدم بے اختیار رک گئے۔۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سامنے پڑی میت اپنے ساتھ کیا کچھ نہ لے گئی تھی۔۔۔ کسی کے جینے کی وجہ, کسی کا سب سے اچھا دوست, کسی کا سہارا۔۔۔ اور کسی کی محبت۔۔۔

منظر بہت پیچھے چلا گیا۔۔۔

وہ دونوں اسی صحن میں ایک دوسرے کے ساتھ کندھے سے کندھا ملائے بیٹھے تھے۔۔۔ ایک دم وہ اس کے کندھے سے سر ٹکا کر پھر سے رونے لگ گئی۔۔۔

کیا یار ایک بلی تو مری ہے۔۔۔ پھر کیا ہو گیا؟.. میں اور لا دوں گا۔۔۔ مگر تم تو ایسے رو رہی ہو" جیسے بلی نہ ہو, تمہارا بھائی مر گیا ہو۔۔۔۔۔۔۔

ادا صعم کا لہجہ صاف شرارت تھامے تھا۔۔۔ مگر نیمل کو یہ بات مذاق میں بھی گہرا زخم دے گئی تھی۔۔۔

خبردار.... خبردار آئندہ جو تم نے منہ سے اس طرح کی کوئی بات نکالی تو۔۔۔۔۔ تمہیں ذرا جو "میرا خیال ہوں۔۔۔ جو منہ میں آتا ہے, وہ بول دیتے ہو۔۔۔۔ سوچتے بھی نہیں ہو۔۔۔۔

اچھا بابا.... غصہ تو نہ ہو اور ویسے بھی...."مرنا تو سبھی نے ہیں اک دن۔۔۔ حقیقت ہے بھئی۔۔۔"

لاپرواہی سے جواب دیا گیا۔۔۔

کچھ حقیقتیں اپنے وقت پر اشکار ہو تبھی ٹھیک لگتی ہے۔۔۔ ورنہ اگر پہلے کھل جائے تو دہری "اذیت کا باعث بنتی ہیں۔۔۔"

مرنا تو سبھی نے ہیں۔۔۔ یہ حقیقت ہے۔۔۔ مگر کچھ حقیقتیں بہت تکلیف داہ اور تلخ ہوتی "ہے۔"

"اچھا بابا سوری۔۔۔ اب نہیں کروں گا ایسی بات۔۔۔"

پکا نہ۔۔۔۔۔۔؟"اس نے جیسے تصدیق چاہی۔۔۔ "

ہاں۔۔ہاں۔۔ پکا پرومس۔۔ چلو میں چلتا ہوں یونی سے دیر ہو رہی ہے۔۔۔"وہ اسے اپنے " حصار میں لیتا نرمی سے اس کے ماتھے پر بوسہ دے گیا۔۔۔ ساتھ پڑی شیشے کے میز سے اپنا بیگ اٹھاتا وہ خارجی دروازے تک پہنچا ہی تھا کہ پیچھے مڑ کے وہ نیمل کو مخاطب کر گیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نیمل جو اپنا غم بھُلائے آسمان میں دیکھتی جارہی تھی۔۔۔سوالیہ نظر ادا صعم کی طرف اٹھائیں۔۔۔

" میری موت پر اتنا زیادہ نہ رونا..مجھے اچھا نہیں لگے گا "

اس سے پہلے نیمل کوئی جواب دیتی۔۔وہ خارجی دروازہ عبور کر گیا۔۔۔

یک دم کسی گلے لگنے کے احساس نے اس سے حال میں لا پٹکا۔۔۔

تمہارا بھائی نہیں رہا۔۔۔وہ ہمیں چھوڑ کے چلا گیا۔۔۔"انوشے بیگم اس کے گلے لگے انسو "بہاتی جارہی تھی۔۔یہ یوں کہا جائے کہ "دکھاوے کے آنسو

www.novelsclubb.com

نیمل نے ان کے گرد حصار قائم کیا ہی تھا کہ انوشے بیگم فوراًاس سے دور ہوتی ابھی ائی اپنی دوستوں میں گردوں ہو گئی۔۔۔۔

نیمل خاموشی سے وہی میت کے پاس بیٹھ گئی۔اسے ان سے ماتم کی کوئی خاص اُمید بھی نہ تھی۔۔

وہ نرمی سے میت پر ہاتھ پھیرنے لگ گئی۔۔۔

اس کی انکھیں خشک تھی۔۔۔

دیکھو تم کہتے تھے نا۔۔۔میرے رونے سے تمہیں تکلیف ہو گی۔۔۔"

" میرا رونا تمہیں اچھا نہیں لگے گا۔۔دیکھو میں نہیں رو رہی

اذیت کی انتہا جانتے ہو کیا ہوتی ہے......"خشک انکھیں".....جب ان انکھوں میں ایک " آنسوں بھی نہ ائے۔۔۔مگر دل خون کے آنسوں رو رہا ہو۔۔۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

اسلام علیکم"۔۔وہ نیلے رنگ کی قمیض شلوار پہنے سر پر اچھے سے اسکاف لپیٹے مدرسے کے " وسیع کمرے میں بیٹھی قران مجید کو کھولنے ہی والی تھی کہ سامنے سے اتی فاطمہ بی کو دیکھتے ہی فوراً اسلام کیا۔"وعلیکم السلام"۔۔۔۔فاطمہ بی بھی جواب دیتی سنیہا کے قریب بیٹھ گئی۔۔۔

اُس نے آج دوبارہ سے قرآن کریم پڑھنا شروع کرنا تھا, مگر فرق یہ تھا کہ تفسیر کے ساتھ۔۔

شروع کریں"...فاطمہ بی نے اجازت دی۔۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سنیہا نے قرآنِ مجید کھولتے پہلی سورۃ "سورۃ فاتحہ" کی آیات تفسیر کے ساتھ پڑھنا شروع کی

--

وہ پڑھ ہی رہی تھی کہ چوتھی ایت پر بے اختیار رک گئ۔

"ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں "

سنیہا نے کچھ الجھ کے فاطمہ بھی کو دیکھا۔۔۔

بات اس ایت میں دیکھنے میں سادہ ہی تھی۔۔۔ مگر سامنے بھی سنیہا تھی۔۔۔

... مگر اللہ پاک نے عبادت کا ذکر پہلے کیا اور مدد کا بعد میں وہ کیوں؟ "

www.novelsclubb.com

ہم تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں اور تیری ہی عبادت کرتے ہیں"۔۔۔ یہ بھی تو ہو سکتا تھا "

نا۔۔۔

سنیہا ایسی ہی تھی۔۔ وہ ہر چھوٹی سے چھوٹی چیز کو ایسے دیکھتی جیسے وہ بہت

(مشکل)ہو۔۔اور اسے سمجھ کر حل کرتی۔۔ complicated

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

فاطمہ بھی مسکرادی۔۔

"جب ہمیں کسی سے کوئی favour (احسان) چاہیے ہوتا ہے تو ہم پہلے کوشش کرتے ہیں کہ وہ انسان ہم سے راضی ہو۔۔۔

ہم اسے خوش کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں, تاکہ وہ ہمارا کام باآسانی کردے۔کوئی جب تک اپ سے خوش نہیں ہوگا, وہ اپ کا کام تیزی سے نہیں کرے گا۔۔۔"

خدا کے ساتھ انسان کا معاملہ اتنا پیچیدہ نہیں ہے سنیہا۔۔۔ہم پہلے اللہ پاک کی عبادت اس لیے کرتے ہیں۔۔کہ ہم اپنی بندگی کا اظہار کر سکیں۔۔خدا کو راضی کر سکے اس لیے نہیں کہ وہ ہماری خواہشوں کو پورا کرے اور دعائیں قبول کریں۔۔۔

"خواہشات تو کافروں کی بھی قبول ہو جاتی ہے, کمی تو ان کو بھی کسی چیز کی نہیں ہوتی"

بلکہ اس لیے کہ ہم یہ بتا سکیں کہ۔۔۔خدا ہمیں بہت عزیز ہے وہ ہمیں نہ بھی دے تو ہم پھر بھی اس کی عبادت کریں گے اور پھر ہم اس سے ہی مدد مانگتے ہیں۔۔۔تاکہ خدا اپنے بندوں کو اپنی مدد سے نوازے۔۔اپنے انعام سے نوازے۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جب خدا اپنے بندوں کی خوشیوں اور نیتوں کو دیکھتا ہے تو بہت عظیم مدد سے نوازتا ہے""""

۔۔جب ہم خدا سے اپنی بندگی کا اظہار کرتے ہیں تو اور پھر انہی سے مدد ملنے کی امید رکھتے ہے

۔۔۔ایک ماں کے ساتھ اسے پکارتے ہیں تو خدا خوش ہوتا ہے۔۔۔

ہے نا مزے کی بات۔۔۔۔اس لیے اس سورت کی ایت میں عبادت کا ذکر پہلے ایا۔۔۔اور مدد

مانگنے کی بات بعد میں کی گئی ہے۔۔۔

یعنی اگر ہمیں اللہ پاک کی مدد چاہیے تو ہمیں مسلمان ہونے کے ناطے سب سے پہلے اپنے "

...."رب کو راضی کرنا چاہیے,اُس کی عبادت کر کے

مختصر کہیں تو بالکل۔۔۔۔فاطمہ بی اس کی سمجھ داری پر بے اختیار مسکرا اٹھی۔۔۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سب مہمان جا چکے تھے۔۔۔اور ملازم سب کچھ سمیٹنے میں مصروف تھے۔۔۔

سورج طلوع ہوئے ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی۔۔۔اج تو ہوائیں بھی نہ تھی ایسے جیسے درختوں کے پتوں اور پھولوں کے جھومنے کا بھی جی نہ ہو۔۔۔

المیر اپنے کمرے میں جا چکا تھا۔۔اس کے اور ادا صعم کے تعلقات خوش گوار نہ تھے۔۔۔مگر بگڑے ہوئے بھی نہ تھے۔۔۔۔

وہ دونوں کم ہی ملا کرتے تھے۔۔۔المیر کو بھی اپنے بھائی کے جانے کا دکھ تھا۔۔۔وہ خاموش طبیعت کا مالک بن چکا تھا۔۔۔"یہ لڑائیاں, جھگڑے, توجہ کا نہ ملنا, معصوم بچوں کو کتنا جلدی بڑا کر دیتے ہیں"۔۔۔

وہ کہیں سے بھی سکول جانے والا بچہ معلوم نا ہوتا تھا۔۔

نیمل ابھی سرد اہ بھرتی اپنے کمرے میں جانے کے لیے زینے عبور کرنے ہی والی تھی کہ بے ساختہ پیچھے سے انے والی آوازوں کی طرف متوجہ ہو گئی۔۔۔جہاں اس کے ڈیڈ اور موم محو گفتگو تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

چلیں اسی بہانے عوام کی ہمدردی اپ کو حاصل ہو رہی ہے.. ماننا پڑے گا ادا صعم کی موت سے" کافی فائدہ ہو رہا ہے اپ کے الیکشن میں ووٹ کے لیے۔۔۔۔

انوشے بیگم چائے کے کپ کے کنارے پے انگلی پھیرتی ہوئی بولی۔۔۔۔

نیمل بے یقینی سے پلٹی۔۔۔۔"ہاں یہ تو ہے۔۔۔بس کسی طرح یہ سلسلہ نہ رکے۔۔۔ جتنی زیادہ ہمدردیاں اتنے زیادہ ووٹ۔۔"جعفر صحاب کے لہجے میں اطمینان سا جھلک رہا تھا۔۔

اپ ایسا کیوں نہیں کرتے, ادا صعم کی موت کا الزام اپ مخالف پارٹی پر لگا دے۔۔۔ایسے ان کے ووٹ تیزی سے گرے گے۔۔۔"اخر کار عوام صرف اُن چیزوں پر توجہ دیتی ہے جن پر (افواہ)پھیلا دے کہ rumor (باتیں) کرنے کا موقع ملے۔۔۔۔اپ gossip انہیں اُنھوں نے ادا صعم کو مارنے کی دھمکی دی تھی تا کہ آپ پیچھے ہٹ جایے۔۔ مگر آپ رہے صدا کے ایماندار۔۔۔۔اپ نے اُن کی بات نہیں مانی اور اُنھوں نے اپ سے بدلہ لے لیا۔۔اور "ادا صعم کا قتل کروا دیہ۔۔۔یو۔نو۔۔۔۔۔۔شہرت کے طریقے۔۔۔

بس"۔۔۔۔۔۔۔۔نیمل جو کب سے ان کی باتیں برداشت کر رہی تھی۔۔ چیخ اٹھی۔۔۔ "

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بس خبر دار۔۔۔۔۔جواپ نے میرے بھائی کو اپنی گھٹیا سیاست کا حصہ بنایا۔۔اس کی موت" کو استعمال کیا۔۔کیا۔۔۔اپ کو ذرا رحم نہیں اتا اپ۔۔۔۔۔اپ میں ذرا انسانیت نہیں ہے۔۔۔کہ ایک میت یہاں سے نکلی ہے اور وہ میت بھی اپ کے بیٹے کی۔۔۔اور اپ سے تو "یہ بھی نہ ہو سکا کہ اس کی میت پہ اصلی آنسوں ہی بہا لے۔۔۔

ناجائزوں کی میت پر انسو نہیں بہائے جاتے "انوشے بیگم تمسخر سے اس کی بات کاٹ گئی۔۔"

کم از کم ناجائز ہو کر بھی انسانیت کے درجے پر تو تھا۔۔۔اپ لوگوں کی طرح حیوان تو" نہیں۔۔۔"۔

نیمل انہی ٹکا سا جواب دیتی وہاں سا چلی گئی۔۔

جبکہ جعفر صاحب تو کندھے اچکا گئے۔۔جیسے انہیں کوئی فرق ہی نہ پڑھتا ہو اور دوبارہ اپنے پرانے مشغلے چائے پینے میں مصروف ہو گئے۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں نے کہا تھا نا۔۔۔۔وہ محل تاریکی میں جتنا قابل رشک معلوم ہوتا تھا۔۔۔اپنے اندر اس" سے کئی گنا زیادہ تاریکی اور سیاہی سمیٹے ہوئے تھا۔۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

وہ رولنگ چیئر پہ بیٹھا دیوار کی طرف رخ کیے کسی آفس کی فائل کی ورک گردانی میں مصروف تھا۔۔۔

وہ آفس گولڈن اور سیاہ رنگ کے امتیاز سے بنا اپنے مالک کے اعلیٰ ذوق کا منہ بولتا ثبوت تھا ۔۔۔

اس وجود کی دروازے کی طرف پشت تھی۔۔

ایسے میں دروازے سے صرف اس کا نیم رُخ ہی واضح تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

دفعتاً کسی کے دروازہ کھٹکٹانے اور اجازت چاہنے کی اواز پہ وہ مڑا۔۔س کا رخ اب وضع ہوا۔۔

سیاہ تھری پیس سوٹ پہنیں۔۔۔۔۔نیلی انکھیں۔۔۔۔بھورے بال نفاست سے سیٹ کیے "۔۔۔۔چورے کندھے۔۔۔۔چھ فٹ سے نکلتا قد۔۔۔۔کسرتی جسم۔۔۔۔بائیں آنکھ کے کمان پر سیاہ تل۔۔۔جو اس کے حسن کو اور حسین بناتا۔۔۔وہ وجاہت کا بھرپور شاہکار تھا۔۔۔وہ "التمش انصاری تھا۔۔

کم ان۔۔۔۔سخت لہجے میں اجازت دی گئی۔۔۔

اُس کا سیکرٹری ہانپتا ہوا کمرے میں داخلہ ہوا۔۔۔

" وہ سر۔۔۔۔ "

...وہ کیا۔۔۔۔بول بھی چکواب "۔۔۔بیزاری سے جواب دیا گیا"

"سر وہ اماں بی۔۔۔۔۔ "

اماں بی۔۔۔کیا۔۔۔"التمش کے ماتھے پر اماں بی کا سنتے تھیوریاں چھڑی۔۔۔ "

"بول بھی چکو۔۔کیا ہوا ان کو۔۔۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ ہسپتال میں داخل ہے۔۔۔۔"سیکرٹری نے ڈرتے ڈرتے بتایا۔۔۔ منہل میم کی کال ائی" تھی۔۔اپ کا فون بند جارہا تھا تو۔۔۔انہوں نے مجھے کال کی۔۔

کون سے ہسپتال ؟۔۔۔۔التمش اس کی ایک بھی سنے بغیر ہسپتال کا پوچھتے فوراگاڑی کی چابی لیتا باہر کو بھاگا۔۔۔۔

" اسے اماں بی بہت عزیز تھی.....یایوں کہا جائے کہ سب سے بڑھ کر عزیز تھی "

بیس منٹ کا راستہ وہ سات۔۔اٹھ منٹ میں طے کرتا ہسپتال پہنچا۔۔۔۔ریسپشن سے وارڈ نمبر پوچھتا۔۔۔وہ فوراسیکنڈ فلور کی طرف بڑھا۔۔

وارڈ میں داخل ہوتا وہ ابھی پہنچا ہی تھا کہ۔۔منہل کے چپ رہنے کا اشارہ سمجھتے خاموش ہو گیا۔۔۔

منہل اس کے بازو کو پکڑتی اسے اپنے ساتھ باہر لے ائی۔۔۔۔"منہل سیاہ آنکھوں کی مالک کی پر کشش نقوش کی خوبصورت لڑکی تھی۔۔"مگر فلحال التمش کو اس کی خوبصورتی سے کوئی سروکار نہ تھا۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

التمش ضبط سے انکھیں بند کیے اُس کے ساتھ باہر نکل گیا۔۔

اماں بی اب ٹھیک ہے...ان کا بی پی لو ہو گیا تھا۔۔۔ مگر شکر ہے صابرا (اماں بی کی کیئر ٹیکر) " انہیں وقت پر لے آئی۔۔۔

"تو مجھے کسی نے بتانا گوارا بھی نہیں کیا؟"

التمش یکدم دھاڑا۔۔۔ وہ پہلے ہی منہل کو بہت مشکل سے برداشت کر رہا تھا اور اب کیا کہنے ۔۔۔۔

"آپ کو صابرا نے کال کی تھی۔۔۔ مگر آپ کا نمبر بند تھا۔۔اس لیے اس نے مجھے کال کی۔۔"

ایک منٹ۔۔۔اماں بی.."یکدم التمش کچھ یاد آنے پر مڑا.."اماں بی کو بی پی کا تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔پھر اچانک۔۔۔۔اچانک کیسے لو ہوا؟..."

اُس کی بات پر منہل خاموش رہی۔۔۔"وہ جانتی تھی وجہ جاننے کے بعد التمش کا غصہ سوا نیزے پر پہنچے گا"

"بولو۔۔۔خاموش کیوں ہو، مجھے جواب دو "

التمش منہل کا بازو زور سے پکڑ کر دھاڑا۔۔۔

..وہ۔۔۔سنیہا کی تصویر دیکھ کر۔۔۔۔۔"منہل نے ڈرتے ڈرتے جواب دیا"

سنیہا کی...؟....اور ایسا ہی ہوا وجہ جاننے کے بعد۔اس کا چہرہ غصے سے لال بھبوکا ہو گیا "

۔۔۔

سنیہا کی تصویر ان کے پاس کیسے ائی؟۔۔۔وہ مر چکی ہے ہمارے لیے "

"۔۔۔کتنی۔۔۔کتنی بار یاد کروانا پڑے گی یہ بات۔۔۔۔۔

وہ زندہ ہے التمش۔۔۔۔اپ کے کہنے سے خونی رشتوں کی نفی ہر گز نہیں ہو سکتی۔۔۔اور "

اپ یہ جانتے ہیں کہ۔۔۔۔کچھ بھی ہو جائے کوئی بھی۔۔۔۔کوئی بھی اُسے نہیں بھول

سکتا۔۔۔"منہل بے بسی سے "کوئی بھی"پر زور دیتی دوبارہ وارڈ میں داخل ہو گئی۔۔

اور التمش وہ۔۔۔وہی رکھے بینچ پر بیٹھ کر سر ہاتھوں میں گرا گیا۔۔۔

"کاش۔۔۔۔کاش سنیہا تم مر جاتی۔۔۔کاش"

زندگی بھی انسان کو کتنا بے بس کر دیتی ہے۔۔۔جیسے زندگی سے زیادہ چاہا ہو۔۔اسی کے "

"مرنے کی دعائیں مانگنے پر مجبور کر دیتی ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ہر طرف عجیب ساماحول تھا۔۔کوئی کسی کی باہوں میں تو کوئی کسی کی۔۔نشے میں دھت وہ لوگ چلتے بار بار لڑکھڑا رہے تھے۔

مگر اب کیا۔۔وہ جو سیدھے راستے پر چلتے لڑکھڑا کر اپنی آخرت خراب کر چکے تھے کیا فائدہ اگر "وہ اِس فانی دُنیا میں بھی لڑکھڑا گئے۔۔"

یہ منظر بھی ایک جہنم کا تھا, جس کو وہ بھٹکے لوگ جنت سمجھ کر سکون حاصل کر رہے تھے۔یہ منظر ایک کلب کا تھا۔

ایسے میں وہ لڑکی اپنی دوست کے ہاتھ میں موجود اس حرام مشروب کو جھٹکتی اسے کھا جانے والی نظروں سے گھور رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہیل نو۔۔۔پلیز اسٹاپ اٹ اقصی۔۔۔۔تمہاری وجہ سے میں یہاں اگئی ہوں اور تم کیا چاہتی "
(کھلی ذہنیت)broad minded ہو کہ میں حرام کو بھی منہ لگاؤں۔۔۔میں چاہے جتنی
(حدود) جانتی ہو۔۔۔اور واقعی ایسا ہی تھا وہ سچ کہہ رہی تھی۔۔ limits سہی۔۔۔اپنی
لندن جیسے آزاد ملکِ میں رہنے کے باوجود نیمل کبھی کلب جانے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔
مگر اب وہ کہتے ہیں نا۔۔۔ غم انسان سے سب کچھ کروا ہی لیتا ہے"۔۔۔۔انسان جذبات میں "
صحیح غلط بھول جاتا ہے۔۔

بس اسی طرح کچھ دوستوں کے اصرار پر وہ اس ناپاک جگہ پر قدم رکھ چکی تھی۔۔۔دوستیں بھی
امیر باپ کی بگڑی اولاد۔۔ مگر کیا کرے کسی کو دوست بنانا ہی تھا۔۔ غریب سے دوستی کہا
امیروں کو زیب دیتی ہے۔۔

اچھا ناراض تو نہ ہو۔۔ ٹھیک ہے, نہیں پیتے۔۔۔کم از کم سمپل جوس تو پی ہی سکتے ہیں۔۔"
"اقصی نے سرد اہ بھرتے پوچھا۔۔ جیسے واقعی کچھ قیمتی چیز چھوڑنے والی ہو۔۔۔نیمل اُس پر
افسوس بھری نگاہ ڈالتے اپنے موبائل میں مصروف ہو گئی۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کب تک ان کو یاد کرتی رہو گی۔۔۔"اقصیٰ نے اس کے فون پر لگے وال پیپر پر اس کی اور"
ادا صعم کی لگی تصویر پر چوٹ کی۔۔۔

"... ان کو بھولنا بھی تھا کیا"

"جب وہ ہی اس دنیا میں نہیں رہا تو کی یادوں کا کیا کرنا۔۔۔"

کچھ لوگوں کی یادوں کو مرتے دم تک دل کی دھڑکنوں کی طرح سنبھالنا بہت اہم ہو جاتا "
ہے۔۔۔کچھ یادیں چاہ کر بھی بھلائی نہیں جاتی۔۔۔خاص کر اُن کی۔۔جن کا آپکی زندگی میں
"سب سے اہم کردار رہا ہو۔۔

www.novelsclubb.com

نیمل کے چہرے پر دکھ واضح تھا۔۔۔

"تم تو ادا صم کے بہت قریب تھی۔۔۔ "

تھی تو سہی۔۔۔"

پھر تم یہ بھی جانتی ہو گی کہ اس نے خودکشی کیوں کی۔۔۔۔کیوں اس تاریک پل پر اپنی جان"
.. گوائی۔"اقصی کی لہجے میں تجسس تھا

انہوں نے خودکشی نہیں کی تھی اقصیٰ۔۔۔"نیمل نے ایک ایک لفظ چبا کر بولی"

۔۔۔"میرے بھائی نے خودکشی نہیں کی"۔۔۔

بھلا جو اللہ کے قریب ہو، جینے کی خواہش رکھتا ہو۔۔۔وہ خودکشی کیوں کرے گا۔۔۔"اقصیٰ"

اُس کی بات پر خاموش ہو گئی۔۔۔۔

تو تمہیں کیا لگتا ہے کہ یہ قتل تھا۔۔"وہ بظاہر نارمل لہجے میں پوچھ رہی تھی مگر نیمل اس کے"

لہجے میں تجسس بھانپ چکی تھی۔۔۔

پتہ نہیں پر جو بھی ہو۔۔اس کی موت کا راز تو میں پتہ لگا کر رہو گی۔۔کچھ تو مسنگ ہے اُن کی"

کہانی میں۔۔۔کوئی تو حصہ ہے، کوئی سرا ہے۔۔جو پوشیدہ ضرور ہے۔۔۔"اس کے لہجے میں

الجھن نمایا تھی۔۔

www.novelsclubb.com

جس کہانی کے بارے میں نتیجہ اخذ کر رہی ہو۔۔کیا مکمل طور پر اس کہانی کو جانتی بھی"

"...ہو؟

اقصیٰ کا انداز عام سا تھا۔۔۔

مطلب کیا ہے تمہاری اس بات کا۔۔وہ الجھ ہی تو گئی تھی۔۔۔

مطلب اگر تمہیں کہانی کے اختتام کو پرکھنا ہے۔۔۔ تو اس کی ابتدا کے بارے میں جاننے کی کوشش کرو۔۔۔۔ وہ کہانی شروع کیسی ہوئی۔۔۔ پہلے اس کا حال تو معلوم کرلو۔۔۔۔" وہ خالی انکھیں

لئے اقصیٰ کو تک رہی تھی۔۔۔ وہ مذاق میں اس کی بہت بڑی مدد کرچکی تھی۔۔ یک دم اس کے دماغ میں جھماکا سا ہوا۔۔۔

وہ سمجھ گئی تھی کہ اُسے کہانی کا پہلا سرا کہاں سے مل سکتا ہے۔۔۔۔ "ڈائری۔۔۔۔ ادا صعم "جعفری کی ڈائری۔۔

ادا صعم کو لکھنے کی عادت تھی۔۔ اور نیمل کو اس کی عادت سے چڑ۔۔۔ اُس کا بس چلتا تو ڈائری کو آگ لگا دیتی۔۔

مگر قسمت کا کھیل بھی کیسا تھا۔۔۔ وہی ڈائری اس کی زندگی کو بدلنے میں کار گر ثابت ہونے والی تھی۔۔۔ وہی ڈائری اُسے, اس کے سوال "کیوں" کا جواب دینے والی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

کہانی کا ایک سرا اپنا وجود پا چکا تھا۔۔۔بس اب اُس کا کھلنا باقی تھا۔۔کڑی سے کڑی جڑنے کی ابتدا ہو گئی تھی۔۔

"ایک پرانی کہانی کے راز کی تلاش میں۔۔۔ایک نئ کہانی کا آغاز ہونے والا تھا۔۔"

ادا صعم جعفری اور سنیہا مرتضٰی کی کہانی کا۔۔۔۔

آخر ایسا بھی کیا ہی ہو سکتا تھا اس ڈائری میں۔۔۔۔

"کسی وجود کی موجودگی کا راز۔۔۔یا کسی کی ایک خطا کی داستان۔۔۔۔"

جاری ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB